توہین رسالت کی سزا کا قانون اور مغربی لابیاں

لندن میں فورم کی ماہانہ فکری نشست

ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ سیکولر مغربی لابیاں پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے کے لیے مسیحی اقلیت کو ورغلا کر اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر رہی ہیں اور یہ خود مسیحی کیمونٹی کی مذہبی تعلیمات اور مفادات کے منافی ہے۔ وہ گزشتہ روز ختم نبوت سنٹر لندن میں "توہین رسالتؐ کی سزا کے قانون" کے حوالہ سے ورلڈ اسلامک فورم کی ماہانہ فکری نشست سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کا قانون' جداگانہ الیکشن اور اس نوعیت کے دیگر مذہبی قوانین دراصل مغربی سیکولر لابیوں کے اس ہدف کے خلاف ہیں جو انہوں نے پاکستان کو لادینی ریاست بنانے کے لیے مقرر کر رکھا ہے' لیکن سیکولر حلقے اپنی بات خود کہنے کا حوصلہ نہیں رکھتے اور مسیحی اقلیت کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں' حالانکہ گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کا حکم صرف اسلامی شریعت کا نہیں بلکہ بائبل نے بھی توہین رسالتؐ کی یہی سزا بیان کی ہے۔ اسی طرح جداگانہ الیکشن خود مسیحی اقلیت کے سیاسی مفاد میں ہے' کیونکہ مخلوط انتخابات میں مسیحی کیمونٹی ان نشستوں کا بیس فی صد بھی حاصل نہیں کر سکتی جو اسے اس وقت پاکستان کی اسمبلیوں میں حاصل ہیں۔ اس لیے ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ ان مسائل کو مسیحی مسلم تنازعہ کا رنگ نہ دیا جائے اور اس مقصد کے لیے مسیحی راہ نماؤں سے مذاکرات و مفاہمت کی غرض سے متعدد بار پیش رفت کی گئی ہے' مگر مسیحی راہ نما مغرب کی سیکولر لابیوں کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب نہیں ہو رہے۔

منظور مسیح قتل کیس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مغربی ذرائع ابلاغ اس سلسلہ میں یکطرفہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں' جبکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ اس کیس کی ایف۔ آئی۔ آر میں خود مسیحی کمیونٹی نے جن افراد کو نامزد کیا تھا' وہ گرفتار ہیں اور قانونی تفتیش کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ جبکہ ان کے بارے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ انہیں بلاوجہ اس کیس میں ملوث کیا گیا ہے اور ان کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ منظور مسیح اور اسکے دو ساتھیوں کے خلاف تھانہ کوٹ لدھا ضلع گوجرانوالہ میں درج توہین رسولؐ کے مقدمہ کی مسلمانوں کی طرف سے پیروی کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ منظور مسیح قتل کیس کے بارے میں پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی کا موقف یہ ہے کہ یہ بھارتی انٹیلی جنس "را" کی کارروائی ہے اور سرگودھا پولیس نے دو شیعہ علما کے قتل کے الزام میں گرفتار ملزموں کا یہ اعتراف پریس کے لیے جاری کیا ہے کہ منظور مسیح کا قتل بھی انہی کی کارروائی ہے' اس لیے ان تین متضاد موقفوں کے ہوتے ہوئے کسی کو متعین طور پر اس کا ذمہ دار قرار دینا بہت مشکل ہے۔

انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی نے توہین رسالتؐ کی سزا کے قانون پر نظر ثانی کے لیے خصوصی کمیٹی قائم کی ہے جس میں اسمبلی کے ارکان میں سے علما' مسیحی راہ نما اور وزرا شامل ہیں' ہم نے پیش کش کی ہے کہ توہین رسالت کے مقدمات اور منظور مسیح قتل کیس کی انکوائری بھی یہی کمیٹی کرلے' لیکن مسیحی راہ نماؤں نے اس پیش کش کو بھی قبول نہیں کیا۔ مولانا راشدی نے کہا کہ وہ لندن میں مسیحی راہ نماؤں کے ساتھ کسی بھی فورم پر مل بیٹھنے اور ان مسائل پر کھلے دل کے ساتھ گفت و شنید کے لیے تیار ہیں اور ان کی ذاتی خواہش یہ ہے کہ مسلمان اور مسیحی راہ نما آپس میں الجھنے کے بجائے متحد ہو کر ان قوتوں کا سامنا کریں جو اجتماعی زندگی سے مذہب کو قطعی طور پر بے دخل کرنے اور مذہبی اقدار و روایات کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے مسلسل مصروف عمل ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت' جون)